سوال

(176)وراثت کے حوالہ سے ایک فرضی مسئلہ کی تقسیم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص مرگیا اورباپ، ایک بیٹی، ایک حقیقی بھائی، ایک حقیقی بہن اورچندپدری بھائی چھوڑگیا، اس کی میراث کیسے تقسیم ہوگی؟ (عبداللہ۔ حائل)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

:...ترکہ دوحصوں میں تقسیم ہوگا۔ آدھا بیٹی کےلیے فرضی حصہ اورآدھا باپ کےلیے فرضی اور تنصیصی (حصہ فرضی اورباقی بطور عصبہ) اور بہن بھائیوں کےلیے کچھ نہیں۔ کیونکہ وہ اہل علم کے اجماع کی روسے باپ کی موجودگی میں محروم ہیں۔ لیکن اگر متوفی کے ذمہ قرضہ ثابت ہوتو ورثہ کی تقسیم سے پیشتر اس کی ادائیگی کی جائے گی۔ پھر جو کچھ بچ رہے، وہ مذکورہ وارثوں میں تقسیم ہوگا۔

اسی طرح اگر میت نے کوئی شرعی وصیت کی ہواوروہ زیادہ سے زیادہ ایک تہائی یا اس سے کم ہوتو ورثاء میں ورثہ کی تقسیم سے پیشتر ترکہ سے اس کا نکالنا بھی واجب ہے۔ میت کو یہ حق نہیں کہ وہ ایک تہائی سے زیادہ کی وصیت کرے اوراس نے زیادہ کی وصیت کی ہو تو وہ صرف مکلف اور نیک ورثاء کی رضامندی سے ہی نافذ ہوسکتی ہے۔ ورنہ زائد حصہ نافذ نہ ہوگا اورورثوں میں تقسیم سے قبل قرضہ اوروصیت کی ادائیگی پر دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:

يُوصيكُمُ اللَّهُ فى أَولـٰدِكُم ۖ لِلذَّكَرِ مِثلُ حَظِّ الأُنثَيَينِ ۚ فَإِن كُنَّ نِساءً فَوقَ اثنَتَينِ فَلَهُنَّ ثُلُثا ما تَرَكَ ۖ وَإِن كانَت وٰحِدَةً فَلَهَا النِّصفُ ۚ وَلِأَبَوَيهِ لِكُلِّ وٰحِدٍ مِنهُمَا السُّدُسُ مِمّا تَرَكَ إِن كانَ لَهُ وَلَدٌ ۚ فَإِن لَم يَكُن لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَواهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَإِن كانَ لَهُ إِخوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ ۚ مِن بَعدِ وَصِيَّةٍ يوصى بِها أَو دَينٍ ... النساء ١١

''اللہ تمہاری اولاد کے بارے میں تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے۔...تاآنکہ فرمایا...یہ تقسیم وصیت کے بعد ہوگی جو میت نے کی ہو۔ یا قرض ادا کرنے کے بعد ہوگی۔''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ